REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۴ اخاء ۱۳۳۷ ہش | ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

جیسا کہ سابقہ اطلاعات سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گزشتہ سال کی نسبت عام ضعف زیادہ ہونے کے باعث ناساز ہے ؛

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت گلے میں خراش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

میں پاکستان اور تمام عرب ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے بارے میں پُر امید ہوں

اگر کوئی ملک دوستی کا ایک قدم آگے بڑھائیگا تو پاکستان کئی قدم آگے بڑھ کر اسکا خیر مقدم کریگا

(جنرل ایوب)

ڈھاکہ ۲۳ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ اور سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خاں نے عرب ملکوں سے تعلقات بہتر بنانے کے متعلق کل اپنی پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا میرا دعوےٰ یہ ہے کہ ہم نے ایسا کوئی اقدام کبھی نہیں کیا۔ جس سے عرب ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات کشیدہ ہو جاتے۔ مسلم ممالک کی حیثیت سے ان ملکوں سے ہمارے روحانی رشتے قائم ہیں۔ ثقافتی اور تاریخی اعتبار سے یہ ملک ہمارے بہت قریب ہیں۔ فوجی لحاظ سے بھی ہمارے مسائل کی نوعیت ایک سی ہے۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ملک ہماری طرف دوستی کا ایک قدم بڑھائے گا۔ تو پاکستان کئی قدم آگے بڑھ کر اس کا دوستی کا ہاتھ تھام لے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ دوستی استوار کرنے کا یہی پُر وقار اور آبرو مندانہ طریق ہے۔ ہمارے جتنے زیادہ دوست ہوں گے۔ ہمیں اس سے اتنی ہی زیادہ مسرت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ ہمیں اپنے سب عرب بھائیوں کی دوستی حاصل ہو جائیگی ؛

احمدیت ہی وہ دینی مسلک ہے جس سے قرب الٰہی کی نعمت میسر آ سکتی ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بورنیو کے احمدی نومسلم جناب محمد شریف تیو کی تقریر

ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ بورنیو کے نومسلم احمدی بھائی جناب محمد شریف تیو نے آج صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اسٹاف اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اپنے قبول اسلام کے واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں فرمایا۔ آج روئے زمین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی وہ دینی مسلک ہے کہ جس پر گامزن ہو کر انسانوں کو قرب الٰہی کی نعمت میسر آ سکتی ہے۔ جناب محمد شریف تیو صاحب آجکل مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے ربوہ آئے ہوئے ہیں۔ آپ پہلے بدھ مت کے پیرو تھے بعد ۱۹۴۱ء میں آپ کو قبول اسلام کی سعادت میسر آئی۔ اور آپ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے آج صبح مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دعوت پر آپ نے سکول کے ممبران سٹاف اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔ دوران تقریر میں آپ نے کہا جماعت احمدیہ کے جو مبلغین بیرونی ممالک میں خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ مذہبی علوم میں ان کی دسترس مسلّم ہے۔ میں ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ بیرونی ممالک میں دوسرے مذاہب کے لوگ ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں قبول اسلام کے بعد ابتداء ہی سے میں نے یہ تہیہ کیا ہوا تھا۔ کہ میں مرکز سلسلہ میں جا کر ضرور ان اداروں اور درسگاہوں کو دیکھوں گا۔ جنہیں دینی علوم کے ایسے ماہر تیار کرنے کا فخر حاصل ہے۔ میں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری یہ خواہش پوری فرمائی اور آج میں آپ لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔ میں پہلے بدھ مت کا پیرو تھا۔ لیکن بورنیو کے ایک نہایت مخلص احمدی جناب ...... قادر کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ حقیقی نجات اسلام کی بے مثل تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہی مضمر ہے چنانچہ میں نے بدھ مت ترک کر کے اسلام قبول کر لیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا مذہب کی اصل

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

دعوتوں پر پابندی لگا دی گئی

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ اشیائے خوردنی کی بچت کے پیش نظر حکومت مغربی پاکستان نے تمام صوبہ میں نجی تقاریب، شادیوں اور دوسری دعوتوں میں شریک ہونے والے مہمانوں پر پابندی لگا دی ہے۔ اس سلسلہ میں خوراک کی بچت کا ایک حکم جاری کیا گیا ہے۔ جس کے تحت پہلے سے صوبائی حکومت کی تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کوئی شخص کسی نجی تقریب میں ۲۵ یا شادی کی تقریب میں ۵۰ سے زائد افراد کو اشیائے خوردنی پیش نہیں کر سکے گا ؛

تعلیم الاسلام کالج کی فٹ بال ٹیم

زونل چیمپئن شپ جیت لی

ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ امسال تعلیم الاسلام کالج کی فٹ بال ٹیم نے پنجاب یونیورسٹی کی زونل چیمپئن شپ جیت لی ہے۔ اور اب یونیورسٹی فائنل میں پہنچ گئی ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا میچ مورخہ ۱۴ اکتوبر کو ربوہ میں ہوا۔ جس میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے گارڈن کالج راولپنڈی کی ٹیم کو صفر کے مقابلہ میں ایک گول سے ہرا دیا۔ دوسرا مقابلہ گورنمنٹ کالج سرگودھا سے مورخہ ۱۸ اکتوبر کو ربوہ میں ہوا۔ لیکن میچ ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو گیا مورخہ ۲۱ اکتوبر کو پھر یہ میچ ہوا۔ اور پھر دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ کل مورخہ ۲۳ اکتوبر کو سہ بارہ یہ میچ کھیلا گیا۔ بالآخر تعلیم الاسلام کالج نے صفر کے مقابلہ میں ایک گول سے یونیورسٹی کی زونل چیمپئن شپ جیت لی۔ تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑیوں میں سے بشیر چیمہ۔ نبی احمد۔ مبشر احمد۔ خالد محمود۔ اور رشید احمد کی کھیل بہت پسند کی گئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اہالیان ربوہ نے ان مقابلوں میں خاص دلچسپی لی۔ اور کثیر تعداد میں ہر میچ دیکھنے کے لئے جمع ہوتے رہے ؛

دو طیاروں کے تصادم میں ۳۰ ہلاک

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ برٹش یورپین ایرویز کا ایک مسافر بردار وائیکاؤنٹ طیارہ کل لنڈن سے مالٹا جاتے ہوئے فضا میں ایک اطالوی جیٹ طیارے سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ یہ حادثہ نیپلز کے قریب پیش آیا وائیکاؤنٹ میں ۲۵ مسافر اور عملے کے پانچ ارکان سوار تھے

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء

سائنسی کمالات

کل ہم نے مختصراً ان کالموں میں لکھا تھا کہ کائنات میں جو حکمتیں ہیں اور ہم نے ان حکمتوں کا جو علم ہزاروں سالوں میں حاصل کیا ہے۔ ان دونوں پر اگر غور کیا جائے۔ تو باوجودیکہ انسانی علم کی ترقی ہمیں حیرت زدہ کر دیتی ہے۔ پھر بھی کائناتی حکمتوں کے سمندر میں ہمارا علم ایک موہوم نقطہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور انسان کا یہ علم اس کی عاجزی کو نمایاں کرتا ہے۔ نہ کہ اس کے لئے باعث غرور ہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ آج دنیا کا ایک معتدبہ سمجھدار اور عقلمند کہلانے والا طبقہ کائناتی وسیع ناقابل فہم حکمتوں کے وجود کو جانتے بوجھتے اپنے علم پر اتنا مغرور ہے۔ کہ وہ اپنی عاجزی کو بالکل فراموش کر دیتا ہے۔ اور اس بات پر غور کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ کیا یہ پرحکمت کارخانہ جس کے رازوں کا اسے قطعاً کوئی حقیقی علم ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا۔ یونہی عالم وجود میں آ سکتا ہے؟

روس اور امریکہ فضا میں کچھ ہوائیاں چھوڑ کر اچھل پڑتے ہیں۔ کہ دیکھا ہم نے کیا کمال کر دیا ہے۔ ہم اب چاند میں بھی پہونچ جائیں گے۔ بالفرض یہ لوگ چاند میں پہونچ بھی جائیں۔ اور وہاں مستقل آمد و رفت بھی شروع کر دیں۔ چاند کی سرزمین میں آباد ہو کر اس میں بڑے بڑے کارخانے بھی کھول لیں۔ اسی طرح وہ زہرہ، مریخ مشتری وغیرہ سیاروں میں بھی آباد ہو جائیں۔ تو پھر بھی غور کرنے والی یہ بات اسی طرح باقی رہ جاتی ہے جس طرح اب تک باقی چلی آئی ہے کہ ان کی اس ساری علم و حکمت کی ان حکمتوں کے مقابلہ میں کیا وقعت ہے۔ جو تمام کائنات کے وجود میں مضمر ہیں۔

جیسا کہ ہم نے لکھا ہے یورپ اور امریکہ کے اکثر دانشمند آج اپنی سائنسی ترقیوں پر سخت مغرور ہیں۔ اور اسی غرور میں اپنی حقیقی پوزیشن جو محض عاجزی کی پوزیشن ہے فراموش کر کے مذہب پر خندہ زن ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ کا نام تک بھی اپنے لٹریچر سے ختم کر دیں۔ اور خدا پرستی کو انسان کی لوح دل سے دھو ڈالیں۔ چنانچہ روس میں تعلیمی اداروں میں نہ صرف یہ کہ ایسی تعلیم دی جاتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ اور معاد کا خیال تک نہیں ہوتا۔ بلکہ کھلم کھلا مذہب اور خدا پرستی کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات کے متعلق ایسی گستاخانہ باتیں کہی جاتی ہیں . . . . جن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ذرا بھی علم نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کے علم نے ان کو اور بھی جاہل بنا دیا ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ لوگ فی الواقعہ جاہل ہیں۔ اگر وہ فی الواقعہ صحیح علم رکھتے تو انسان کی عاجزی ان پر واضح ہو جاتی جیسا کہ اکثر دانا لوگوں پر واضح ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ یہ بات بہت سے دانشمندوں نے تسلیم کی ہے۔ کہ ان کا علم نہ صرف سمندر کے ایک قطرہ کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ ان کی یہ حالت ہے کہ وہ سمندر کے کنارے پر بیٹھے ہوئے صرف کنکروں سے کھیل رہے ہیں۔ اور ابھی اپنی انگلی بھی تر نہیں کر سکے۔

ایسے آزاد خیال نیم رس لوگ اگرچہ دنیا کی ابتداء ہی سے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں الحاد نے منظم صورت اختیار کر لی ہے۔ اور نہ صرف یہ اشتراکیت ہی کا بنیادی مسئلہ ہے۔ بلکہ یورپ میں بھی ایسی سوسائیٹیاں قائم ہیں۔ جو الحاد کی تبلیغ کرتی ہیں۔ اور وسیع پیمانہ پر اپنا لٹریچر شائع کرتی ہیں یہ رو دراصل ازمنہ وسطیٰ کے یورپ سے چلی ہے۔ جبکہ یورپ کے اہل فکر نے مسیحی مذہب سے بیزار ہو کر ہر معاملہ پر صرف اسی دنیا کے نقطۂ نظر سے غور کرنے کا آغاز کیا ہے۔ جہاں تک طبیعاتی علوم کا تعلق ہے۔ یہ نقطۂ نظر ایک لحاظ سے مفید بھی رہا ہے۔ اور اسی کا نتیجہ موجودہ سائنسی ترقیات کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔ لیکن برائی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مابعد الطبیعاتی حقیقتوں کو بھی اسی نقطۂ نظر پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ اور ان سے بالکل انکار کر دیا جاتا ہے حقیقی سمجھدار لوگ تو اپنی تحقیقات کا دائرہ طبیعات کے حدود تک رکھتے ہیں۔ اور مابعد الطبیعات کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کرتے ہیں لیکن بعض لوگ اس دائرہ سے نکل کر طبیعاتی معلومات کو مابعد الطبیعاتی حقیقتوں پر بھی چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہ اپنے طبیعاتی تجربات اور مشاہدات کے متعلق بھی کسی نتیجہ پر نہیں پہونچ سکے۔

یہ بیماری دنیا کی طرح آج دنیا میں پھیلی گئی ہے۔ اور اتنی عام ہو گئی ہے کہ اہل مذہب بھی یعنی وہ لوگ بھی جو بظاہر مذہب کے بڑے حامی ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اور مذہبی بنیادی حقیقتوں کو بھی طبیعاتی تجربات و مشاہدات کے میزان میں تولنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کا ایمان باللہ صرف اس استدلال پر مبنی ہوتا ہے۔ کہ چونکہ یہ پرحکمت کارخانہ بغیر کسی صاحب حکمت کے معرض وجود میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے ضرور ہے کہ کسی ایسی ہستی کو مانا جائے جس نے اسکو بنایا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان کا ایمان "ہونا چاہیئے" تک محدود ہوتا ہے۔ ان کا قول یہ ہوتا ہے کہ "خدا تعالےٰ کو کسی نے دیکھا نہیں مگر عقل سے پہچانا ہے"۔

بے شک یہ ایمان بھی ایمان کا ہی ایک درجہ ہے۔ عقلی استدلال سے بے شک اللہ تعالےٰ کا پتہ چلتا ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اس دلیل کو بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

افلا ینظرون الی الابل
کیف خلقت والی السماء
کیف رفعت والی الجبال
کیف نصبت والی الارض
کیف سطحت۔

ترجمہ۔ کیا پھر وہ نہیں دیکھتے اونٹوں کی طرف کہ کس طرح وہ پیدا کئے گئے ہیں۔ اور آسمان کی طرف کہ کس طرح وہ بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح وہ گاڑے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف کہ کس طرح وہ بچھائی گئی ہے۔ غاشیہ ۲۱/۱۸

بے شک ایک محض فلسفی کے لئے یہ عظیم الشان استدلال کافی ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی ہستی کا یہ ثبوت ایسا نہیں ہے۔ جو کامل ایمان کو قائم کرتا ہے۔ اس حد تک جو ایمان حاصل ہوتا ہے وہ بہت خطروں میں رہتا ہے چنانچہ یہی ایمان ہے جس سے عوام مظاہر قدرت کو دیوتا بنا کر پوجنے لگتے ہیں۔ وہ مظاہر قدرت کے حسن میں ہی پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ پھر اسی ایمان کی وجہ سے فلسفی گومگو اور تذبذب کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور مابعد الطبیعاتی حقائق کی کنہ بھی طبعیات کے تجربات اور مشاہدات میں تلاش کرتے ہیں۔ اور یہی بیماری ہے جو آجکل بظاہر خدا پرستوں کو بھی لگ گئی ہے پھر سوال ہوتا ہے کہ حقیقی اور کامل ایمان کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ جس کا جواب یہ ہے۔ کہ حقیقی ایمان اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی اللہ تعالےٰ کی ہستی کو اس طرح محسوس کرتا ہے۔ جس طرح وہ دوسری مادی اشیاء کو محسوس کرتا ہے۔ جب وہ "ہونا چاہیئے" کی منزل سے گزر کر "ہے" کے مقام میں داخل ہوتا ہے۔ اس مقام کے حصول کا اعلےٰ ترین ذریعہ "نبوت" ہے ایک نبی اللہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں صرف عقلی دلائل ہی پیش نہیں کرتا ہے۔ بلکہ وہ ایسے نشان دکھاتا ہے۔ جو نبی اللہ اور اللہ تعالےٰ کے براہ راست تعلق پر شاہد عادل ہوتے ہیں۔

یہ مقام ایمان ان لوگوں کا نصیب ہوتا ہے۔ جو استدلالی ایمان کی سرحدوں سے گزر کر اللہ تعالےٰ کی حکمتوں کے سامنے عاجزی کا اقرار کرتے ہیں۔ جن کی روح انانیت کو فنا کر کے صانع حقیقی کی لقا کے لئے بلند ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے

چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۱۹ر اکتوبر سنہ ۵۸ء

فرمایا:-

(۱)

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے امۃ الحی مرحومہ ربوہ میں آئی ہوئی ہیں اور اپنے ماموں زاد بھائی پیر منظور حق صاحب کے گھر میں یا ان کے قریب ٹھہری ہوئی ہیں۔ مجھے پیر منظور حق صاحب کی بیوی ملیں تو مَیں نے ان سے کہا کہ امۃ الحی سے کہدو کہ مَیں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ تم میرے پاس آجاؤ مگر تم نے میری بات نہیں مانی۔ اب مَیں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میرے ساتھ چلو ورنہ مَیں تم سے خفا ہو جاؤنگا۔

چونکہ قرآن کریم میں حیّ و قیوم صفات اکٹھی آئی ہیں اسلئے امۃ الحی نام میں زندگی کی طرف بھی اشارہ ہے اور قائم رکھنے کی طرف بھی اشارہ ہے پس خواب کی تعبیر کے لحاظ سے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ میری زندگی اور صحت میں بھی برکت دے اور کچھ مالی پریشانیاں جو ہیں اُن کو بھی دُور کر دے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲)

مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ جیسے اُمّ ناصر مرحومہ آئی ہیں اور ایک سلیپر کی جوڑی ان کے ہاتھ میں ہے وہ انہوں نے میرے سامنے رکھی اور کہا کہ یہ آپ کو کہیں سے تحفہ آئی ہے کہ آپ یہ جوڑی مبارک احمد کو دیدیں۔ خواب کے بعد میرے ذہن پر کچھ یہ بھی اثر پڑا کہ انہوں نے صدقہ دینے کے لئے کہا ہے۔ اس رؤیا کے چند دن بعد ہی امریکہ سے ایک دوست نے سلیپروں کی ایک جوڑی تحفہ کے طور پر بھیجی اور وہ مَیں نے خواب کے مطابق مبارک احمد کو دیدی۔ لیکن گو وہ سلیپر تھے مگر اُن کی شکل ویسی نہیں تھی جیسی اُمّ ناصرؓ نے میرے آگے جوتی رکھی تھی۔ اُمّ ناصرؓ نے جو جوتی رکھی تھی وہ ایسی تھی جیسے پُرانے زمانہ میں ہندوستان میں عورتوں کی جوتیاں ہوا کرتی تھیں اور اس پر کچھ کام بھی بنا ہوا تھا مگر خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ چند دنوں کے بعد ہی میرا بھتیجا مرزا مجید احمد افریقہ سے آیا تو وہ وہاں سے ایک خاص جوتی بنوا کر لایا جس کی بالکل وہی طرز تھی جو پُرانے زمانہ میں ہندوستانی عورتوں کی جوتی کی ہوا کرتی تھی۔ اور جس کی ایڑی دبی ہوئی ہوتی تھی۔ چنانچہ خواب کو پورا کرنے کے لئے وہ بھی مَیں نے مرزا مبارک احمد کو دیدی۔

(۳)

مَیں اُمّ ناصرؓ کے لئے دُعا کر رہا تھا کہ رات کو مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ اُن کی سوتیلی والدہ جو ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی دوسری بیوی تھیں آئی ہیں اور میرے سامنے بیٹھی ہیں۔ اُن کا نام مراد بیگم تھا۔

درحقیقت اس کی تعبیر یہ بنتی ہے کہ جو میری مرادیں تھیں وہ پوری ہو گئیں۔ مراد مفلح کا ترجمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایک دفعہ الہام ہوا تھا کہ محمد مفلح۔

(۴)

مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بڑا اجتماع ہے۔ اور اس میں میر محمد اسحاق صاحبؓ بھی بیٹھے ہیں۔ مَیں جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ مارشل فاش فرانس کا مارشل جو پہلی جرمن جنگ کا کمانڈر انچیف تھا جب وہ مرنے لگا تو اس نے کہا تھا کہ:-

If France ever needs me let them call Ve-Guane.

یعنی اگر فرانس کو کبھی میری آئندہ ضرورت پیش آئے تو انہیں چاہیئے کہ وہ ویگاں کو بلالیں۔ ویگاں بھی ایک بڑا جرنیل تھا۔ لیکن دوسری جرمن جنگ میں اس کو بلایا گیا۔ اور وہ نہایت ناکام ثابت ہوا۔ مَیں رؤیا میں کہتا ہوں کہ اس نے تو ایک غلط تنبیہ کی تھی اور اس میں وہ ناکام رہا تھا لیکن مَیں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر اُن پر کبھی کوئی مشکل آئے تو وہ میر محمد اسحاق صاحبؓ کو بلالیں۔ حالانکہ میر محمد اسحاق صاحبؓ دیر ہوئی فوت ہو چکے ہیں۔ پس اس کی تعبیر یہی معلوم ہوتی ہے کہ کسی زمانہ میں جماعت کی مشکلات کے وقت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی اولاد میں سے کوئی شخص سلسلہ کی بڑی شاندار خدمت کرے گا۔

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

ایمان کی تعریف

"ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا کہ جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا۔ اور شکوک و شبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے۔ یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیّا ہونے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے۔ وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفتِ تامہ حاصل ہوتی ہے۔ اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے۔ اسی لئے ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور ماموروں من اللہ کی دعوت کو سُن کر ہر ایک پہلو پر ابتداء امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے من جانب اللہ ہونے پر بعض صاف اور کھُلے کھُلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے۔ اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرا لیتا ہے اور وہ حصہ جو سمجھ نہیں آتا اسمیں سُنّتِ صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اُٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کر کے اور اس کے ایمان پر راضی ہو کر اور اس کی دعاؤں کو سُنکر معرفتِ تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقینِ کامل تک اس کو پہنچاتا ہے۔"

(ایام الصلح)

دعا اور اس کی قبولیت

از مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

موجودہ دور میں انسان پر جب مصائب کے بادل امڈ کر آتے ہیں اور وہ ان کے ہجوم میں گھر جاتا ہے تو اس کی نگاہ دنیا کے سارے اسباب و سامان پر پڑتی ہے لیکن جہاں اس کی نگاہ جانی چاہیئے نہیں پہنچتی ہے۔ وہ سب کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ دنیا بھر کی خوشامدیں کرتا ہے اور اس سلسلے میں اس حد تک گر جاتا ہے کہ انسانی شرافت، خودداری اپنا سر پیٹ لیتی ہے مگر جس قادر و توانا کے آگے جھکنے سے ہر قسم کی مصیبتیں دور ہو سکتی ہیں ان کا دھیان تک نہیں آتا۔ حالانکہ سوچنا چاہیئے کہ مرکز کو چھوڑ کر کوئی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مدت دراز سے ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جو لوگ رب العالمین کے در کی جبہ سائی کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ انہیں سینکڑوں دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنی پڑتی ہے اور پھر بھی اطمینان قلب نصیب نہیں ہوتا۔

اسلام اپنے پیرو کو حکم دیتا ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آئے کسی ضرورت کے سلسلے میں تم حیران ہو، پریشان ہو تو اس وقت اپنے رب سے ازالہ مصائب کی درخواست کرو۔ توبہ و استغفار کرو۔ اور جو کچھ کہنا ہو۔ اسی رحیم و کریم سے کہو۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ ان پر جب کوئی ناگہانی مصیبت آتی ہے، خواہ جنگل اور خشکی میں ہو، خواہ سمندر اور پانی کی موج میں، ہر جگہ وہی ہر قسم کی مصیبت سے نجات دیتا ہے

قل اللہ ینجیکم منہا ومن کل کرب

(اے نبی آپ فرما دیں کہ اللہ ہی تمہیں اس سے اور ہر ایک سختی سے نجات دیتا ہے۔

اس لئے رب العالمین نے بندوں کو حکم دے رکھا ہے کہ تم دعا کیا کرو۔ قبول کرنا میرا ذمہ ہے۔

وقال ربکم ادعونی استجب لکم

(اور تمہارے رب نے فرمایا کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔)

دعا کی بڑی قدر ہے۔ اور یہ بہت مفید چیز ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ دعا نافع ہے۔ اس بلا میں بھی جو آچکی ہے کہ دعا سے وہ دور ہو جائیگی اور اس مصیبت میں بھی جو ابھی آئی نہیں ہے کہ دعا کی وجہ سے وہ ٹل جائے گی۔

ظاہری طور پر جہاں ہم تدبیریں کرتے ہیں۔ اہم مسائل کو دانشوروں سے مل کر حل کرنے کی سعی کرتے ہیں، وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ظاہری اسباب کے ساتھ رجوع الی اللہ کی جد و جہد جاری رہے۔ دعا، التجا اور خدا کے آگے رونے گڑگڑانے کا سلسلہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ دل کی گہرائی سے میرے آگے جھک جاتا ہے اور مجھ سے التجا کرتا ہے تو اس وقت اس کی التجا سن لیتا ہوں، اور اس کی ضرورتوں کی تکمیل کا ظاہری یا باطنی سامان کر دیتا ہوں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ فوراً ظاہری طور پر اس کی دعا قبول ہوتی نہ معلوم ہو لیکن کسی حال میں اس کی دعا رائیگاں نہیں جاتی۔

اللہ تعالےٰ نے بار بار اس کا یقین دلایا ہے کہ میں اپنے بندوں سے دور نہیں، بلکہ بہت قریب ہوتا ہوں جس وقت چاہے وہ مجھے اپنے پاس پا سکتا ہے، ارشاد ربانی ہے۔

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون (بقرہ۔ ۲۳)

اس سے زیادہ واضح اور کیا کہا جا سکتا ہے اب بندوں کا کام ہے کہ یقین کے ساتھ اس سے اپنی التجائیں بیان کریں اور قبولیت کی امید رکھیں

دعا کی مقبولیت میں اللہ کے ساتھ حسن ظن اور یقین کو بڑا دخل ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ جس وقت اس کی زبان بارگاہ الٰہیہ میں مناجات کر رہی ہو۔ اس کا دل خشوع و خضوع سے معمور ہو۔ اور خدا کے حضور میں موجود ہو، ایسا نہ ہو کہ زبان پر دعائی کلمات ہوں اور دل کاروبار کے خیالات میں الجھا ہوا ہو اور جو کچھ زبان سے کہہ رہا ہو، خود اسے بھی اس کی کوئی خبر نہ ہو اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ (رواہ الترمذی و مشکوٰۃ)

(تم اللہ تعالےٰ سے اس طرح دعا کرو کہ تم کو اس کے قبول ہونے کا یقین ہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ ایسی دعا قبول نہیں کرتا جو غفلت و لاپرواہی سے کی جائے۔

تجربہ شاہد ہے کہ دل کے جھکاؤ کے ساتھ جو دعا کی جاتی ہے وہ برباد نہیں ہوتی بلکہ اس کے ثمرات دیر سویر ملکر رہتے ہیں۔ رحیم و کریم مولیٰ حقیقی خود جب دعا کرنے کا حکم کرتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ایک سچے طالب علم کو محروم واپس کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ یردھما صفراً۔

(رواہ ترمذی مشکوٰۃ)

(بلاشبہ تمہارا پروردگار شرم رکھنے والا جواد ہے بندہ جب اپنے ہاتھوں کو اس کے آگے اٹھاتا ہے۔ تو ان کو خالی پھیرنے میں اسے شرم آتی ہے۔)

کریم اس کو کہتے ہیں جو بغیر مانگے عطا کرے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسا کریم جو حی بھی ہے مانگنے کے بعد نہ دے۔ یہ داتا حقیقی تو یوں ہی دیتا رہتا ہے۔ پھر جو اس سے مانگے گا اسے وہ کیسے محروم کریگا۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ بندہ جلدبازی کو اپنا پیشہ بنالے، ذرا سی تاخیر پر کہنے لگے، میں نے مانگا مگر اس نے نہیں دیا یہ شکوہ اور عجلت پسندی البتہ انسان کو اس دربار سے محروم کر سکتی ہے، اور کرتی رہتی ہے۔ اگر دعاء شرائط و آداب کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی کرے تو غیر ممکن ہے کہ وہ رد کر دی جائے۔ خدا کے لاڈلے رسول فرماتے ہیں

یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعۃ رحم مالم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذالک ویدع الدعاء

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

بندہ کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے۔ جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے، اور عجلت سے اپنی دعا میں کام نہ لے کہا گیا یا رسول اللہ عجلت سے مراد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عجلت یہ ہے کہ دعا کرنے والا کہنے لگے کہ میں نے بار بار دعا کی، اور قبول ہوتے نہ دیکھا اور پھر وہ تھک جائے اور دعا ترک کر دے۔

گھبرانا اور قبولیت کی امید قطع کر لینا۔ اللہ تعالےٰ سے بدظنی ہے جو مسلمان کو کسی حال میں زیب نہیں دیتی۔ جب کبھی ایسی حالت پیدا ہو۔ اس کو توبہ کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم کا حکم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت و رافت سے کسی حال میں مایوس نہ ہو

قبولیت کی کئی قسمیں ہیں، ایک صورت تو یہ ہے کہ جو کچھ دعا کی بالکل وہی چیز دعا کے موافق حاصل ہو گئی۔ دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی حکمت کے تحت اسے موخر کر دیا جاتا ہے اور جب اس کا صحیح وقت آجاتا ہے اسے اس کی دعا کا نتیجہ حاصل ہو جاتا ہے، تیسری صورت یہ ہوتی ہے، اس دعا کے نتیجے میں ایک برائی جو پیش آنے والی تھی وہ رک جاتی ہے۔ اور اس طرح آنے والے مصائب سے اس کو نجات مل جاتی ہے یا جو چیز مانگی تھی اس سے عمدہ اسے کوئی اور چیز عطا کر دی جاتی ہے کہ اس کو اس کی ضرورت تھی۔ اور کبھی یہ بھی کیا جاتا ہے کہ خزانہ میں اس کی ان دعاؤں کو جمع کر لیا جاتا ہے اور جب اس کی احتیاج کا شدید وقت آتا ہے اسے خزانہ سے نکال کر اس کے آگے پیش کر دیا جاتا ہے اور اس آڑے وقت میں لے پا کر وہ بے انتہا خوش ہوتا ہے۔

ماحاصل یہ ہے کہ تاخیر سے گھبرا کر دعا بند نہ کرے اور عجز و زاری میں کمی نہ آنے دے کیونکہ پروردگار کو کسی بندہ کی یہ آہ و زاری ہی پسند آجاتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ روتے، ذرا اور جھکے، ذرا اور لپٹے، پھر اس کی آرزو پوری کی جائے، تاکہ اسے بھی اس کی قدر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنی تمام ضرورتوں کے لئے بھی کی درخواست رب العالمین سے کرے۔ حتی کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ تو اس کے لئے بھی وہ خدا ہی سے دعا کرے۔

جس کا مقصد یہ ہے کہ اہم چیز ہو یا معمولی ہر حال میں اس کو یاد کیا جائے۔ اسی سے التجا کی جائے۔ اگر انسان میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر وہ خدا سے بہت قریب ہو جائیگا اور انشاء اللہ وہ کبھی کسی کام میں محروم النعمت باقی نہ رہے گا۔

موجودہ دور میں یہ ہمارے اندر بڑا عیب پیدا ہو گیا کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اسے ہم دوسروں کی غلطیوں کا نتیجہ قرار دیتے ہیں اور ایک لمحہ کے لئے یہ نہیں سوچتے کہ اس میں ہمارے گناہوں کو بھی دخل ہے بلکہ یہ ہمارے اپنے گناہوں کا انجام ہے۔

اپنے گناہوں کا جب تک اعتراف نہ کیا جائے اس وقت تک حالات کے سدھار کا دھیان نہیں ہو سکتا ہے بلکہ گناہوں میں انہماک رات دن بڑھتا ہی جائے گا۔ اس کے خلاف جونہی کسی میں اعتراف جرم کی کیفیت پیدا ہو گی شرمساری ہو گی، اور وہ اپنے اعمال و اخلاق کے جائزہ پر اپنے آپ کو مجبور پائے گا، اور یہ یقینی بات ہے کہ جب انسان اپنے اعمال کا جائزہ لے گا اور نفس کا محاسبہ کرے گا، اس پر اس کی کوتاہیاں کمزوریاں اور خامیاں ظاہر ہوتی چلی جائیں گی، اور وہ اپنے آپ کو اصلاح حال پر مجبور پائے گا اور پھر اس کی اصلاح بڑی آسانی سے ہو سکیگی

اس لئے ضرورت ہے کہ آدمی اپنا رشتہ اللہ تعالےٰ سے قائم رکھے اور ہر مصیبت کے وقت اس کی طرف رجوع کرے تاکہ اس سے اس میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہو سکے اور مصائب کے ہجوم سے اسے نجات دے دی جائے۔

اللہ تعالےٰ سے بے نیازی کا انداز اختیار کرنا مضر ہے اور خود رب العالمین کی نظر میں قابل مواخذہ۔ اسے یہ بات بہت بھاتی ہے کہ بندہ اس کے آگے ہاتھ پھیلائے، اپنی تمام حاجتیں اسی سے مانگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلوا اللہ من فضلہ فان اللہ یحب ان یسئل وافضل العبادۃ انتظار الفرج

(رواہ ترمذی)

(اللہ تعالےٰ سے اس فضل و کرم کی درخواست کرو۔ اس لئے کہ اسے یہ بات پسند ہے کہ اس سے

مانگا جائے اور بہترین عبادت یہ ہے کہ کشادگی کا انتظار کیا جائے اور اس کی امید رکھی جائے۔

خود سوچنا چاہیئے کہ جب رب العلمین معطی، غنی، منعم، وہاب اور کریم ہے۔ اس کے فضل و کرم کی انتہا نہیں تو پھر وہ کیوں اپنے آگے گڑگڑانے والے کو مایوس کرے گا۔ اگر کسی وجہ سے دعا کے قبول ہونے اور اثرات کے مرتب ہونے میں تاخیر ہو تو اس وقت صبر و استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور مصائب کے ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ گھبرا کر خدا کا شکوہ کرنا، منہ بسورنا اور غیر اللہ کے آگے جھکنا اپنے آپ کو برباد کرنا ہے۔ پھر اسے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اسے اس صبر پر اجر عظیم ملے گا۔

اسی وجہ سے حدیث میں آیا ہے کہ رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو دعا کی توفیق عطا کر دی گئی تم یقین کر لو کہ اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اور بعض روایات میں ہے قبولیت کا دروازہ وا کر دیا گیا۔ اور بعض میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے کہ وہ دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔

اور اس سلسلے میں عقلمند وہ ہے کہ مصائب کے نزول کے وقت سے پہلے جب وہ آرام و راحت کی زندگی بسر کرے اسی وقت سے دعا شروع کر دے تاکہ اس پر مصیبتوں اور آفتوں کا ہجوم نہ ہونے پائے اور اس کا یہ بھی اسے ثمرہ ملے گا کہ مصائب کے وقت اس کی دعا کی تاثیر میں اضافہ ہو جائے گا۔ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"من سرہ ان یستجیب اللّٰہ لہٗ عند الشدائد فلیکثر فی الرخاء"

(رواہ ترمذی)

جس کو یہ بات بھلی معلوم ہو کہ سختی کے اوقات میں اس کی دعا قبول کی جائے تو اس کو چاہیئے کہ خوشحالی کے وقت بکثرت دعا کرتا رہے۔

گو مقبولیت دعا کا آسان نسخہ یہ ہے کہ قدرت سے ہر وقت اپنا رشتہ قائم رکھے۔ اور کبھی اس بے پرواہی کا انداز اختیار نہ کرے۔ حدیث میں اس کی بھی صراحت ہے کہ دعا نہ مانگنے سے اللہ تعالےٰ ناخوش ہوتا ہے اور ارشاد نبوی ہے

من لم یسئل اللّٰہ یغضب علیہ

(ترمذی) جو اللہ تعالےٰ سے نہیں مانگتا ہے اس سے وہ ناخوش ہوتا ہے۔

والدین مسافر مظلوم کی دعا۔ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ یہ مستجاب ہے۔ ان کی قبولیت میں شک و شبہ نہیں ہے۔ لہذا اگر کبھی کسی کو والدین کی خدمت کا موقع ملے۔ یا کسی مسافر اور مظلوم کو تو اسے اس موقع کو کھونا نہیں چاہیئے۔ ان کی دعا کے حصول میں پوری جدوجہد کرے۔

(ماخوذ)

زمین کے رہن سے مرتہن کا انتفاع

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۳ء کو رہن کے متعلق سوال ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جواباً فرمایا کہ "موجودہ تجاویز رہن جائز ہیں۔ گذشتہ زمانہ میں یہ قانون تھا کہ اگر فصل ہوتی تھی تو حکام زمینداروں سے معاملہ وصول کر لیا کرتے تھے اگر نہ ہوتی تو معاف ہو جاتا۔ اور اب خواہ فصل ہو یا نہ ہو حکام اپنا مطالبہ وصول کر ہی لیتے ہیں۔ پس چونکہ حکام وقت اپنا مطالبہ کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑتے تو اس طرح یہ رہن بھی جائز رہا کیونکہ کبھی فصل ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ تو دونوں صورتوں میں مرتہن نفع و نقصان کا ذمہ دار ہے۔ پس رہن عدل کی صورت میں جائز ہے۔ جب دودھ والا جانور اور سواری کا گھوڑا رہن با قبضہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے دودھ اور سواری سے مرتہن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ تو زمین کا رہن تو آپ ہی حاصل ہو گیا"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

(از مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تربیت و اصلاح خدام اور توسیع اشاعت رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب بالخصوص ذیل کے مقامات کا دورہ کریں گے۔ مقامی قائدین اور دیگر عہدہ داران سے امید کی جاتی ہے کہ وہ محترم خواجہ صاحب سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) بہلول پور (۲) سانگلہ ہل۔ (۳) چھور مغلاں (۴) چک ہوڑ (۵) شیخوپورہ (۶) ننکانہ صاحب (۷) جڑانوالہ (۸) لائلپور (۹) چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

وصیت فارم کی تکمیل کیلئے ضروری ہدایات

وصیت فارم پر کرتے وقت بعض اوقات امور ذیل کو مدنظر نہیں رکھا جاتا جس کی وجہ سے قانون رائج الوقت اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے قواعد کے لحاظ سے ایسی وصیت نامکمل ہوتی ہے اور قابل منظوری نہیں ہوتی اور خط و کتابت کے ذریعہ تکمیل کرانے اور منظوری حاصل کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل ہدایات یکجائی طور پر دوبارہ شائع کی جاتی ہیں تاکہ وصیت لکھتے یا لکھواتے وقت احباب ان کو پیش نظر رکھیں۔

(۱) پاکستان کے تمام علاقوں اور تمام بیرونی ممالک کی وصایا (سوائے بھارتی علاقوں کے) بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائیں۔ بعض احباب وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دیتے ہیں جو غلط ہے۔

(۲) وصیت کی عبارت میں کٹے ہوئے یا مشکوک الفاظ پر وصیت لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۳) موصی کو وصیت پر اپنا مکمل پتہ درج کرنا چاہیئے جس پتہ پر اس سے خط و کتابت کی جا سکے۔ یعنی سکونت۔ ڈاکخانہ۔ تحصیل و ضلع اور قصباتی و شہری صورتوں میں نمبر مکان۔ نام یا نمبر گلی محلہ وغیرہ۔

(۴) وصیت پر دو معروف احمدی مردوں کے صاف دستخط مع ولدیت اور صاف اور مکمل پتوں کے) بطور گواہ ہونا ضروری ہیں تاکہ کوئی امر گواہوں سے دریافت طلب ہو تو آسانی سے خط و کتابت کی جا سکے۔

(۵) مستورات بطور گواہ وصیت پر دستخط نہ کریں خواہ وصیت عورت کی ہو یا مرد کی تاکہ کسی پیچیدہ صورت میں ان کو شہادت کے لئے آنے جانے کی تکلیف نہ ہو۔

(۶) مستورات کی وصایا میں یہ صراحت ہونی چاہیئے کہ موصیہ شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ

(۷) اگر موصیہ شادی شدہ ہے تو چونکہ اس کی وصیت کی بنیادی چیز اس کا مہر ہے اس لئے علاوہ دوسری جائیداد اور ماہوار یا سالانہ آمدنی کے (اگر کوئی ہو) مہر کی رقم کا وصیت میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ خواہ مہر وصول ہو چکا ہو یا ناقابل وصول ہو۔

(۸) اس امر کی بھی وصیت میں صراحت ہونی چاہیئے کہ موصیہ اپنا مہر وصول کر چکی ہے یا ہنوز خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(۹) دونوں صورتوں میں وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونا ضروری ہیں۔

(۱۰) بیوہ اور غیر شادی شدہ مستورات کی وصایا پر حتی الامکان ان کے قریب ترین احمدی مرد رشتہ دار بطور گواہ دستخط کریں اور موصیہ کے ساتھ اپنا رشتہ ظاہر کریں۔

(۱۱) تصدیقی فارم کی تکمیل کے لئے امور ذیل کو مدنظر رکھا جائے۔

ا۔ ہر دو مصدق معروف احمدی ہوں۔ اگر جماعت کے عہدہ دار ہوں تو بہتر ہے اور وہ تصدیق کرتے ہوئے اپنا جماعتی عہدہ اپنے نام کے ساتھ لکھیں۔

ب۔ اگر کسی جگہ لجنہ اماء اللہ قائم ہو تو مستورات کے تصدیقی فارموں پر لجنہ اماء اللہ کی کسی عہدہ دار کی تصدیق بھی ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ۸-۱۰-۵۸)

حصہ آمد کے موصی اصحاب کے حسابات

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب فارم ہائے اصل بابت ۵۸-۱۹۵۷ء پر کر کے دفتر کو بھیج چکے ہیں ان کی خدمت میں ان کو سالانہ حسابات بھیجے جا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست نے آج سے دو ہفتہ پہلے فارم اصل آمد پر کر کے ارسال فرما دیئے ہوں۔ لیکن انہیں ان کا حساب سالانہ اب تک نہ ملا ہو تو وہ مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ حساب بھیج دیا جائے گا۔

مگر جن دوستوں نے ابھی تک فارم ہائے اصل آمد پر نہ کئے ہوں۔ وہ بہت جلد پر کر کے واپس فرمائیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کے حساب سالانہ کی تکمیل و ترسیل ناممکن ہے۔ اور اس امر کو بار ہا مرتبہ اعلانات کے ذریعہ وضاحت سے بتا دیا گیا ہے۔ البتہ اگر کسی صاحب کو دفتر سے فارم ہائے اصل آمد نہ پہنچے ہوں تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر ارسال کر دیئے جائیں گے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

قومے بجد وجہد گرفتند وصل دوست
قومے دگر حوالہ بہ تقدیر مے کنند

(ترجمہ :- بعض جماعتیں اپنی محنت اور کوشش سے محبوب کا قرب حاصل کر لیتی ہیں لیکن بعض دوسری جماعتیں محض تقدیر پر بھروسہ کرتی ہیں۔)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کے نئے نئے سامان ہمیشہ مہیا کرتا رہتا ہے ـــــ چنانچہ اس سال بعض علاقوں میں ربیع کی فصل ماری جانے کی وجہ سے بعض زمیندارہ جماعتوں کی طرف سے پورا چندہ وصول نہ ہو سکا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت سی شہری جماعتوں کو توفیق عطا فرمائی کہ وہ زیادہ وصولی کر کے بہت بڑی حد تک اس کمی کو پورا کر دیں۔ یہی نہیں بلکہ جن علاقوں میں فصلیں خراب ہوئی تھیں وہاں کی جماعتوں کی طرف سے لگاتار اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ فصل ربیع کم ہو جانے کے باوجود وہ جماعتیں فصل خریف پر اپنے بجٹ پورے کر دیں گی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء والحمد للہ۔

تحدیثِ نعمت کے طور پر ذیل میں سب سے بڑی پچاس جماعتوں کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی کی رفتار کا نقشہ درج کیا جاتا ہے۔ اس نقشہ سے واضح ہے کہ ان میں سے ایک بڑی اکثریت نے اس سال اپنے چندوں میں نمایاں ازدیاد کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جو چند جماعتیں پیچھے رہ گئی ہیں ان کے متعلق بھی اس عاجز کا اندازہ یہی ہے کہ ان جماعتوں کے احباب میں ایمان کی کمی نہیں۔ صرف ان کے عہدہ دار مناسب طریق پر وصولی کے کام کو منظم نہیں کر سکے۔ ممکن ہے کسی ایک آدھ جماعت کے چندوں میں اس وجہ سے کمی آ گئی ہو کہ وہاں سے زیادہ افراد دوسری جگہوں کو منتقل ہو گئے ہوں لیکن جب بھی حالات کا تجزیہ کیا جاوے عموماً عہدہ داروں کی کوتاہی کا پتہ چلتا ہے۔

پس میں ان پیچھے رہنے والی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور جس کام کا انہوں نے بیڑہ اُٹھا رکھا ہے اُسے پوری محنت اور شوق سے سر انجام دینے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ اُوپر عرض کیا گیا ہے چندوں کی کمی کو بہت بڑی حد تک شہری جماعتوں نے پورا کر دیا ہے لیکن ابھی مجموعی طور پر تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں قدرے کمی ہے۔ لہٰذا میں تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ نہ صرف سالِ رواں کے چندہ کی وصولی کا دھیان کریں بلکہ اس سال تمام جماعتوں کو سابقہ بقایاجات کی وصولی پر بہت زور دینا چاہیئے۔ اس طرح اس عارضی کمی کے سال میں جماعت کے کاموں میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا اور بقایا دار اصحاب بھی سابقہ کوتاہیوں کا ازالہ کر کے زیادہ ثواب کے مستحق ہو جائیں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن طور پر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ :- جن جماعتوں کے ناموں پر یہ (*) نشان لگایا گیا ہے ان کے سالِ رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے۔ اس لئے تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ان کی وصولی کی رفتار کا اندازہ گذشتہ سال کے بجٹ کے مطابق لگایا گیا ہے۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

فیصدی وصولی

نمبر ترتیب	نام جماعت	بمقابلہ تدریجی بجٹ	بمقابلہ آمد سال گزشتہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	بمقابلہ تدریجی بجٹ	بمقابلہ آمد سال گزشتہ
۱-	کراچی*	۱۱۲	۱۹ زیادہ	۲-	لاہور (تمام حلقہ جات)*	۹۲	۲ زیادہ
۱-	ربوہ (تمام حلقہ جات)	۹۷	۴ کم	۲-	پشاور*	۹۰	۲۵ زیادہ
۳-	کوئٹہ	۹۴	۱۷۱ زیادہ	۴-	راولپنڈی*	۵۲	۳۰ کم
۱-	سیالکوٹ شہر*	۹۹	۲۹ زیادہ	۲-	سول لائن لاہور	۹۷	۲ کم
۳-	مزنگ لاہور	۹۷	۲۴ کم	۴-	لائل پور شہر	۹۲	۱۶ کم
۵-	لاہور چھاؤنی	۸۷	۱۲۵ زیادہ	۶-	سرگودھا*	۸۲	۹ زیادہ
۷-	اسلامیہ پارک	۶۳	۲۷ کم	۸-	ڈھاکہ	۴۰	۲۲ زیادہ
۱-	دہلی دروازہ لاہور	۲۱۱	۹۶ زیادہ	۲-	باندھی سندھ	۱۹۷	۱۴۸ زیادہ
۳-	ماڈل ٹاؤن لاہور*	۱۳۵	۴۱ زیادہ	۴-	دار الرحمت غربی ربوہ	۱۳۲	۴۱ زیادہ
۵-	اوکاڑہ	۱۲۸	۱۲ زیادہ	۶-	قصور	۱۲۴	۲۳۲ زیادہ
۷-	گجرات شہر	۱۱۵	۳۷ زیادہ	۸-	گوجرانوالہ شہر	۱۱۴	۲۵ زیادہ
۹-	بھاٹی دروازہ	۱۱۱	۲۳ زیادہ	۱۰-	شیخوپورہ*	۱۰۷	۱۰ زیادہ
۱۱-	مردان*	۹۹	۱۶ کم	۱۲-	نوشہرہ چھاؤنی	۹۹	۱۲ زیادہ
۱۳-	دار الصدر غربی لطیف ربوہ	۹۷	۴۲ زیادہ	۱۴-	سیالکوٹ چھاؤنی	۹۷	۱۱ ز
۱۵-	سنت نگر لاہور	۸۷	۱۲ کم	۱۶-	ملتان چھاؤنی	۸۷	۱۹ ز
۱۷-	گھسیانہ	۸۵	۲۶ زیادہ	۱۸-	ملتان شہر	۸۵	۹ زیادہ
۱۹-	ذروب شاہ	۸۳	۲۳ زیادہ	۲۰-	گڑھی شاہو*	۸۰	۱۷ کم
۲۱-	مصری شاہ لاہور	۷۶	۲۶ کم	۲۲-	دار الصدر جنوبی ربوہ	۷۵	۴۱ کم
۲۳-	مغلپورہ لاہور	۷۳	۶ زیادہ	۲۴-	حیدرآباد	۷۰	۴۲ زیادہ
۲۵-	بہاولپور*	۷۹	۳ زیادہ	۲۶-	راج گڑھ چوبرجی	۷۷	۸۲ زیادہ
۲۷-	دار الصدر شرقی ربوہ	۶۶	۶۱ کم	۲۸-	منٹگمری	۶۵	۱۸ کم
۲۹-	واہ کینٹ	۶۳	۲۳ زیادہ	۳۰-	زائن گنج	۶۱	۴۶ زیادہ
۳۱-	جہلم شہر	۶۱	۱۶ کم	۳۲-	کنری	۵۵	۳۹ زیادہ
۳۳-	نیلا گنبد لاہور	۵۳	۶ کم	۳۴-	اچھرہ لاہور	۵۱	۱۰ زیادہ
۳۵-	محمد آباد اسٹیٹ	۳۹	۱۶ کم	۳۶-	چاٹگام*	۳۱	۸۶ زیادہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

(۱) باقاعدہ کمیشن چوبیسواں پی ایم اے لانگ کورس
ابتدائی انٹرویو دسمبر ۵۸ء کراچی - لاہور

راولپنڈی و ڈھاکہ میں۔ تحریری امتحان انگریزی - جنرل نالج و ریاضی۔ کامیاب امیدواران کا انٹرویو انٹر سروسز سیلیکشن بورڈ

شرائط : سینئر کیمبرج یا انٹرمیڈیٹ - عمر ۱۷ تا ۲۲ غیر شادی شدہ

فیس داخلہ :- ۵/- - وظیفہ دوران پی ایم اے بصورت غیر شادی شدہ ۱۲۰/- ماہوار شادی شدہ ۱۳۰/- ماہوار - قواعد و فارم درخواست دفاتر بھرتی سے یا کالجوں سے حاصل ہوں - آخری تاریخ برائے درخواست ۱۵/۱۱/۵۸ بنام

Org-3 (a) A.G. Branch,
G.H.Q., Rawalpindi (ڈپ۔ٹ ۱۰/۱۱/۵۸)

۲- دوسرا پری کیڈٹ داخلہ پی اے ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ

آغاز ٹریننگ ۱۵/۳/۵۹ - امیدواران پنجاب سکنڈری سکول سرٹیفکیٹ امتحان کے لئے تیار ہوں گے۔ سہ سالہ کورس داخلہ نئے ایف۔ بی ڈی ار پی) برانچ لازم امتحان داخلہ بصورت مقابلہ۔ ہر ایک جماعت کا طالب علم امتحان میں بیٹھ سکتا ہے۔ امتحان انگریزی ۱۳/۱۱/۵۸ - حساب ۱۴/۱۱/۵۸ - مراکز امتحان ڈرگ روڈ - لاہور کینٹ - چک لالہ پشاور چھاؤنی - ٹسٹ ذہانت و انٹرویو بورڈ اور میڈیکل اور فائنل انتخاب۔

شرائط :- ساتویں پاس یا انگریزی سکول کا چوتھا درجہ پاس۔ عمر ۱/۱/۵۹ کو ۱۳ سے کم۔ فارم درخواست دفاتر بھرتی پی اے ایف کوئٹہ - کراچی - لاہور - راولپنڈی - پشاور چھاؤنی - حیدرآباد و ایبٹ آباد سے حاصل کر کے مکمل درخواستیں ۶/۱۱/۵۸ تک درکار

[illegible]

قابلِ توجہ

چندہ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ مگر اس کے وعدوں کی ابھی ایک تہائی وصولی باقی ہے۔ لہٰذا جملہ امراء کرام اور پریذیڈنٹ صاحبان سے پرزور درخواست ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ سے وعدوں کی جلد وصولی کا انتظام فرما دیں۔ الفضل کے ذریعہ جماعتوں میں وقف جدید کے سیکرٹری مقرر کرنے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔ لہٰذا اس کے متعلق بھی فوری کارروائی کرنے کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (انچارج دفتر وقف

ملک میں بنیادی زرعی اصلاحات کی ضرورت ہے

خیرپور ڈویژن میں ذخیرہ اندوزی وغیرہ کے الزام میں ۵۰ا گرفتار

خیرپور ۲۲ر اکتوبر۔ خیرپور ڈویژن کے نئے سب سیکٹر مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نے کل یہاں افسروں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی زرعی نوعیت کے پیش نظر بنیادی زرعی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ آپ نے عام آدمی کی بہبود کے لئے اراضیات کی مناسب تقسیم کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

آپ نے افسروں کو مشورہ دیا کہ وہ عوام سے رابطہ پیدا کریں اور ان کی تکالیف کا احساس کرکے انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا "افسروں کو اصلاحی جذبہ سے سرشار ہو کر ملک کی خدمت کرنا چاہیئے۔ بددیانت اور رشوت گیر افسروں کو یا تو بدلے ہوئے حالات کے مطابق اپنی اصلاح کرنی چاہیئے یا انہیں ملازمت سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے لئے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں"۔

سب سیکٹر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے عدالتی طریق کار کو مختصر کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور مجسٹریٹوں سے کہا کہ وہ اپنی عدالتوں کے تمام فیصلہ طلب مقدمات ۳۱ر اکتوبر تک ختم کر دیں"۔ آپ نے کسٹوڈین کے محکمہ کے افسروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا "ان افسروں کے بارے میں شکایات عام ہیں۔ انہیں اب خواب گراں سے بیدار ہونا چاہیئے۔ متروکہ املاک کا مناسب ریکارڈ مرتب کرنا چاہیئے۔ حقیقی متروکہ املاک کا پتہ لگانا چاہیئے۔ اور بوسیدہ مکانات کی مرمت کی طرف توجہ دینی چاہیئے"۔

سب سیکٹر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے میڈیکل افسروں کو مشورہ دیا کہ وہ ہسپتالوں کے حالات کی اصلاح کریں۔ ہر مریض کی کسی امتیاز کے بغیر مناسب طبی نگہداشت ہونی چاہیئے۔ غربا زیادہ توجہ کے مستحق ہیں۔ اگر کسی مریض کی حالت ہسپتال میں داخلہ کی متقاضی ہے۔ تو اسکے داخلہ سے انکار نہ کیا جائے۔

آپ نے پولیس افسروں کو مشورہ دیا کہ وہ دیانتداری اور انصاف پسندی اختیار کریں مارشل لاء کے سب سیکٹر ایڈمنسٹریٹر نے پولیس افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آپ مقدمات کو مسخ نہ کریں اور بے گناہوں کو ہراساں نہ کریں ہر شکایت کا اندراج ہونا چاہیئے۔ اور اس کی مناسب تحقیقات ہونی چاہیئے۔

دریں اثنا خیرپور ڈویژن میں اب تک ذخیرہ اندوزی سمگلنگ اور آمیزش کے الزام میں ۵۰ا افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ضلع سکھر میں سات افراد کو عین اس وقت گرفتار کیا گیا ہے۔ جب وہ گندم سمگل کرنے کی کوشش کر رہے تھے پولیس نے ان کے قبضہ سے ۱۵۰ من گندم بھی برآمد کی ہے۔ خیرپور میں نو افراد کو آمیزش کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ان تمام ملزمان کے خلاف مارشل لاء کی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان عدالتوں نے بھی کل سے کام شروع کر دیا ہے۔

ذخائر کی اطلاع

ادھر خیرپور ڈویژن میں حکام کو غذائی اجناس کی کثیر مقدار کی اطلاع دی جا چکی ہے اب تک غذائی اجناس کے جن ذخائر کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان میں ۲۰۷۹۰ من دھان، ۱۵۷۵۵ من چاول اور ۹۱۲۰ من گندم شامل ہے۔ چاول اور دھان کی سب سے زیادہ مقدار (ایک لاکھ دس ہزار من) کا اعلان سکھر میں کیا گیا۔ نواب شاہ سے چار ہزار دو سو من گندم کے ذخیرہ کی اطلاع دی گئی۔

کراچی ایکسائز پولیس کے پانچ افراد گرفتار

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ وفاقی دارالحکومت کی سی۔ آئی۔ اے پولیس نے ایکسائز پولیس کے پانچ ارکان کو رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ سی۔ آئی۔ اے پولیس نے یہ کیس ایک مخبر کے بیان پر درج کیا تھا۔ اس مخبر کو بھی محمد دلی نامی ایک شخص سے بیس روپے بطور رشوت قبول کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ محمد دلی ناجائز نشی اشیاء کے ایک مقدمہ میں ماخوذ تھا۔ اور اسے سی۔ آئی۔ اے پولیس نے گزشتہ روز ضمانت پر رہا کیا تھا۔

تیل بردار میں دھماکے سے بیس ہلاک

لندن ۲۲ر اکتوبر۔ لندن برطانوی تیل بردار جہاز "سٹیو یک جاپان" کے دھماکہ سے بیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہلاک شدگان میں دس جہاز کے ملاح اور دس برطانوی افسر ہیں۔ دھماکہ میں جو خلیج عمان میں پیش آیا جہاز کا کپتان بھی ہلاک ہو گیا

روس میں ایک ایٹمی دھماکہ

واشنگٹن ۲۲ر اکتوبر۔ امریکی ایٹمی کمشن نے اعلان کیا ہے کہ روس نے ۳۰ ستمبر کے بعد گیارھواں ایٹمی تجربہ کیا ہے۔ امریکی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ دھماکہ شمالی علاقہ میں ہوا۔ اور یہ نسبتاً زیادہ طاقت کا تھا۔

پاکستانی اخبارات معاشرتی سرگرمیوں پر زیادہ توجہ دیں

انٹرنیشنل پریس انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر کا مشورہ

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ انٹرنیشنل پریس انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر مسٹر ای جے بی روز نے پاکستان کے اخبار نویسوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی قوم کی سماجی سائنسی تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیوں کے لئے اخبارات میں زیادہ جگہ نکالیں . . . .

. . . . آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ پاکستانی اخبارات اب تک سیاسیات سیاست دانوں اور ان کی تقریروں کے لئے زیادہ کالم وقف کرتے رہے۔

پنجاب یونیورسٹی جرنلسٹس ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر روز نے دنیا کی صحافت کے پیشہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ صرف انتہائی [illegible] دیانتدار اور قومی و بین الاقوامی معاملات سے پوری واقفیت رکھنے والے لوگوں کو یہ پیشہ اپنانا چاہیئے آپ نے کہا اخبارات کا فرض ہے کہ وہ صحیح خبریں چھاپیں۔ خبروں کا پس منظر بھی بتائیں۔ جہاں ضرورت ہو قارئین کی رہنمائی کریں۔ اور آزادانہ طور پر حکومت اور عوام کے درمیان رابطہ قائم رکھیں

مسٹر روز نے پاکستانی اخبارات میں غیر ملکی خبروں کی اشاعت پر بھی زور دیا۔ آپ نے کہا کہ مغربی پاکستان کے اخبارات مشرقی پاکستان کی خبروں کو پوری اہمیت نہیں دیتے اور یہ رجحان ختم ہونا چاہیئے۔

ملتان منٹگمری اور مظفر گڑھ سے

غذائی اجناس باہر لیجانے کی ممانعت

ملتان ۲۲ر اکتوبر۔ ملتان سب سیکٹر کے لئے مارشل لاء کے حکام نے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں گھی اور غذائی اجناس کی نقل و حمل پر پابندی عاید کر دی ہے۔ اس حکم کا اطلاق ملتان منٹگمری اور مظفر گڑھ کے اضلاع پر ہوگا۔

مارشل لاء کی مقامی نظامت کے ایک حکم کے مطابق آئندہ مذکورہ اضلاع سے گھی اور غذائی اجناس باہر لے جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ البتہ کسی با اختیار افسر کا اجازت نامہ حاصل کر کے ان اضلاع سے گھی یا غذائی اجناس باہر لے جائی جا سکیں گی ایک اور حکم کے ذریعہ ملتان میں گائے اور بکری کے گوشت کی قیمت بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ اس حکم کے مطابق آئندہ ملتان میں گائے کا گوشت ۱۲ آنے فی سیر اور بکری کا گوشت دو روپے فی سیر کے حساب سے فروخت ہوگا۔

مارشل لاء کی مقامی نظامت نے ٹیکس گزاروں کو آگاہ کیا ہے کہ بقایاجات کی ادائیگی کے لئے جو مہلت دی گئی ہے وہ ختم ہونے کے بعد نادہندگان کو شخصی طور پر حاضر ہو کر اپنے بقایاجات واجب الادا ادا کرنا ہوں گے حکم دیا۔ انہیں خبردار کیا گیا ہے کہ وہ کوئی وقت ضائع کئے بغیر اپنے حساب صاف کریں۔ ورنہ مستقبل قریب میں انہیں مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

دنیا کی عظیم ترین بے ستون عمارت

مانٹریال ۲۲ر اکتوبر۔ مانٹریال میں ساڑھے چھبیس کروڑ ڈالر کی لاگت سے ایک بے ستون عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس عمارت میں کوئی شہتیر استعمال نہیں ہوگا اور یہ دنیا میں اپنی نوعیت کی عظیم ترین عمارت ہوگی۔

اس عمارت کے لئے ۱۵ لاکھ مربع فٹ کا ایک قطعہ اراضی مخصوص کیا گیا ہے۔ اس میں سے پانچ لاکھ مربع فٹ رقبہ تجارتی برادری کی سرگرمیوں کے لئے ہوگا . . . .

. . . جہاں صنعتی و تجارتی نمائشیں وغیرہ بھی ہوا کریں گی۔ عمارت کے باقی رقبہ میں مارکیٹ قائم کی جائے گی۔ اس میں دو ہال ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک ہال میں ایک ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی اس کی چھت ۵۲۵ فٹ قطر کے گنبد کی صورت میں ہوگی۔ اور اس کی تکمیل پر قریباً ۴۸ ماہ صرف ہوں گے۔

برطانوی طیارے کو تباہ کرنیکی کوشش

نکوسیا ۲۲ر اکتوبر۔ کل رات جنوب مغربی قبرص میں اکروتیری کے ہوائی اڈے میں برطانوی فضائیہ کے ایک کینبرا جیٹ طیارے میں "وقتی بم" رکھ کر اسے تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ بم پھٹنے سے طیارے کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ لیکن یہ بالکل تباہ نہیں ہوا

گزشتہ سال نومبر کے [illegible] اڈے پر چار طیاروں میں بھی "وقتی بم" رکھ کر انہیں تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی

"کشمیر کو آزاد کرانے کی جدوجہد جاری رکھی جائے گی"

ڈھاکہ میں مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب کا اعلان

ڈھاکہ ۲۳ر اکتوبر - پاکستانی فوج کے سپریم کمانڈر اور مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کشمیر کو آزاد کرانے کی جدوجہد کبھی ترک نہیں کر سکتا - کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے جنرل محمد ایوب نے کہا کہ ہم ان تنازعات کا پر امن حل چاہتے ہیں اور ہم اس سلسلہ میں پر امن طریقے استعمال کریں گے لیکن اگر ہمیں پر امن طریقوں کی بجائے دوسرے طریقے اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا تو اس کی ذمہ داری بھارت پر عاید ہو گی -

جنرل محمد ایوب نے کل ڈھاکہ میں ایک پریس کانفرنس اور ڈھاکہ سٹیڈیم میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیا - پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں نے دریافت کیا کہ بھارت سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے کیا کارروائی کی جاسکتی ہے - جنرل محمد ایوب خان نے اس سوال کے جواب میں کہا - " بھارت سے یہ دو بڑے مسائل حل طلب ہیں - کشمیر کا تنازعہ اور نہری پانی کا تنازعہ"

جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے اس سلسلے میں پہلی قابل غور بات یہ ہے کہ دوسرے امور کے قطع نظر خالص فوجی اور ملک کی حفاظت کے پیش نظر بھی ہمیں کشمیر کو آزاد کرانے کی جدوجہد جاری رکھنی پڑے گی - ہم یہ جدوجہد کسی حالت میں بھی ترک نہیں کر سکتے اسی طرح نہری پانی کے تنازعہ کا حل بھی ہمارے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے مغربی پاکستان کی زرعی معیشت پر اس مسئلہ سے گہرا اثر پڑتا ہے اگر ہمیں پانی کا واجبی حصہ نہ ملا تو اس سرسبز و شاداب علاقے کا وسیع رقبہ ریگستان میں تبدیل ہو جائے گا -

جنرل محمد ایوب نے کہا " ہم اس امر کی جان توڑ کوشش کریں گے کہ کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات منصفانہ طور پر اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں - اور ان تنازعات کا حل ہمارے لئے اطمینان بخش بھی ہو - کیونکہ اس سلسلہ میں زیادتی ہمارے ساتھ ہوئی ہے - اگر یہ تنازعات پر امن طریقوں سے طے ہو جائیں تو ہمیں انتہائی مسرت ہوگی لیکن اگر ہمیں پر امن طریقوں کی بجائے دوسرے طریقے اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا تو اس ذمہ داری یقیناً بھارت پر عاید ہوگی ہم بھارت سے لڑائی کے خواہاں نہیں ہیں کیونکہ لڑائی کی صورت میں بھارت اور پاکستان دونوں تباہ ہو جائیں گے - لہذا میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے پر امن اور باعزت حل کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا -

جنرل محمد ایوب نے کہا ان دونوں مسائل کا حل از حد ضروری ہے - اگر یہ مسائل طے ہو جائیں تو بھارت کے خلاف ہماری کوئی شکایت باقی نہیں رہے گی - اور دونوں ملکوں کے درمیان بہتر مفاہمت اور دوستی کے دور کا آغاز ہوگا -

جنرل محمد ایوب خان نے کہا - مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ لوگ اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ مارشل لاء کے حکام کو کتنے مشکل اور بڑے کام سرانجام دینے ہیں - اور مجھے یقین ہے کہ عوام بھی ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے لگیں گے ملک میں اچھے کام کرنے کے وسیع مواقع موجود ہیں -

بورنیو کے محمد شریف تیو صاحب کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

غرض خدا شناسی اور قرب الٰہی ہے - آج روئے زمین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی وہ دینی مسلک ہے جو انسان کو قرب الٰہی کی نعمت سے سرفراز کر سکتا ہے - قرب الٰہی کا ایک واضح اور روشن ثبوت دعاؤں کا قبول ہونا ہے - چنانچہ میں مشکلات و مصائب اور امتحانوں کے وقت متعدد بار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ خطوط دعا کی درخواست کی ہے اور ہر بار ہی اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل نہایت غیر معمولی حالات میں کامیابی عطا فرمائی ہے - قبولیت دعا کے متعدد واقعات بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا - یہ سب چمکتے ہوئے روشن نشانات صداقت احمدیت پر گواہ ہیں تقریر کے آخر میں آپ نے کہا ربوہ میں مختصر قیام کا جو مجھے موقعہ ملا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ملاقات کا شرف حاصل کر کے میری جو ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے اس کی یہ مسرت یاد تا حیات میرے دل و دماغ سے کبھی محو نہیں ہوگی - آپ نے بورنیو کے دم(۲) ... تمام احمدی احباب، مبلغین کرام (مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب) اور خاص کر مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی طرف سے مرکز کے احباب کو پُرخلوص سلام اور دعا کا پیغام پہنچایا - بعد ازاں دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی ÷

مغربی پاکستان کے کارخانوں میں عورتوں کو زچگی الاؤنس ملا کریگا

صوبائی گورنر کی مشاورتی کونسل کا فیصلہ

لاہور ۲۳ر اکتوبر - گورنر کی مشاورتی کونسل نے کل فیصلہ کیا - کہ صوبے بھر کی فیکٹریوں میں جو عورتیں ملازم ہیں انہیں زچگی الاؤنس بارہ آنے کی بجائے ڈیڑھ روپیہ یومیہ دیا جائے - اجلاس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ کسی فیکٹری میں کام کرنے والی کسی عورت کو بچہ کی ولادت کے بعد چھ ہفتے تک کام پر نہ لگایا جائے -

مذکورہ بالا فیصلوں اور فیکٹریوں میں کام کرنے والی عورتوں سے متعلق قوانین کو یکجا کر کے انہیں ایک آرڈی ننس کی شکل میں نافذ کرنے کا فیصلہ کونسل کے پہلے اجلاس میں کیا گیا - جو آج گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا اجلاس کی صدارت مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین نے کی - اجلاس میں چیف سیکرٹری مسٹر فدا حسن، ایڈیشنل چیف سیکرٹری مسٹر اے - ایچ قریشی اور سیکرٹری فنانس مسٹر ایم مظفر احمد کونسل کے رکن کی حیثیت سے شریک ہوئے - کونسل نے فیصلہ کیا کہ ٹیکہ لگانے اور چیچک کی روک تھام سے متعلقہ قانون کو اور مضبوط بنانے کے لئے ایک آرڈی ننس نافذ کیا جائے - اس آرڈی ننس کے تحت ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار مل جائے گا کہ اگر مقامی حکام ناکام رہیں تو وہ (ڈپٹی کمشنر) ایکٹ کے نفاذ کے لئے ضروری کارروائی کریں -

کونسل نے منٹگمری میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تعمیر کرنے کی بھی منظوری دی -

نقل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کو یہ ہدایت کرنیکا فیصلہ کیا گیا کہ آبادیوں اور منڈیوں وغیرہ کیلئے حاصل کردہ زمین کے معاوضے ادا کرنے میں عجلت سے کام لیا جائے - مغربی پاکستان بھر میں زرعی اراضی پر ہندو بیواؤں کے حقوق سے متعلقہ قانون کو اور مستحکم بنانے اور سارے صوبہ کے لئے اس میں یکسانیت پیدا کرنے کا فیصلہ کیا گیا - اس سلسلہ میں ایک آرڈی ننس نافذ کیا جائے گا تاکہ ہندو بیواؤں کو کافی امداد مل سکے -

پشاور اور ایبٹ آباد کے امپرومنٹ ٹرسٹ کے غیر سرکاری ٹرسٹی نامزد کرنے کے سلسلہ میں اس مضمون کا ایک آرڈی ننس نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا کہ جب تک کسی میونسپل کمیٹی کا وجود ختم رہے اس عرصہ میں ٹرسٹ کیلئے میونسپل کمیٹی کو الاٹ کردہ تین نشستیں پُر کرنے کی غرض سے صوبائی حکومت ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ تین ٹرسٹی مقرر کر دے ÷